چھتیسویں تقریب تقسیم اسناد

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور

بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی چھتیسویں تقریب تقسیم اسناد بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۴ کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر جناب وائس ایڈمرل محمد فاضل جنجوعہ وزیر خوراک وزراعت و امدادِ باہمی حکومت پاکستان مہمان خصوصی تھے جنہوں نے تربیت یافتہ افسران میں ڈگریاں، تمغے اور انعامات تقسیم کئے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب محمود اقبال شیخ ڈائریکٹر جنرل نے پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں کا ایک جائزہ پیش کیا جو مندرجہ ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

- محترم وزیر خوراک، زراعت و امدادِ باہمی حکومتِ پاکستان
- وائس چانسلرز جامعاتِ پشاور
- معزز خواتین و حضرات۔ اسلام علیکم

میں اس تقریب میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اس عزت افزائی کے لئے ممنون و مشکور ہوں۔ جناب والا! آپ کا درختوں سے لگاؤ، ماحول سے محبت اور زیبائشی شجر کاری سے دلچسپی کے باعث ہم نے آپ کو یہاں آنے کی دعوت دی جو آپ نے نہایت خوش دلی سے قبول فرمائی ہے تاکہ کامیاب ہونے والے طلباء کو الوداع کہنے کے علاوہ اس ادارہ کے محققین کی ان کوششوں کا سرسری جائزہ لے سکیں جو وہ وطنِ عزیز کو سرسبز و شاداب بنانے کیلئے کر رہے ہیں۔

جناب والا! فارسٹ انسٹی ٹیوٹ جنگلات اور اس کے معاون مضامین میں تحقیق اور تربیت کی ذمہ داری احسن طریقہ سے نہ صرف نبھانے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے بلکہ بین الاقوامی معیار پر پورا اترنے کے لئے پُرخلوص کوشش اور مسلسل جدوجہد بھی کر رہا ہے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس ادارے کی ابتداء ایک ڈائریکٹر اور چند

برانچ آفیسرز سے ہوئی جن کا دائرہ کار انتہائی محدود تھا۔ اللہ کے فضل و کرم اور تدریسی و تحقیقی عملہ کی انتھک کاوشوں کا ثمر اس کی موجودہ شکل ہے جس کا مقابلہ اسی نوعیت کے دنیا بھر کے اداروں سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ ادارہ آج پچاس سے زائد ماہرینِ جنگلات کی مدد سے تقریباً تیس علوم کی ریسرچ اور تدریس کے لئے کوشاں ہے۔ حال ہی میں جنوبی ایشیاء کی ماحول کی تنظیم (SACEP) نے واٹر شیڈ کی ریسرچ کے لئے اس انسٹی ٹیوٹ کو مرکزی ادارہ اور (IUFRO) نے ایشیاء اور مشرقِ بعید میں جنگلات کی تحقیقات کی اکثر ترجیحات کے لئے رہنما ادارہ کی حیثیت سے چناؤ کیا ہے جو اس ادارے کی بین الاقوامی حیثیت کا درخشندہ ثبوت ہے۔ اس ادارہ کو مزید فعال بنانے کے لئے ترقیاتی منصوبے بنائے گئے ہیں جن کے لئے ساز و سامان، ماہرین کی خدمات اور ٹریننگ کے لئے رقوم کا بندوبست وغیرہ کے لئے بین الاقوامی تنظیموں FAO، UNDP، US - AID اور GTZ کا تعاون حاصل کیا گیا ہے۔ اعلیٰ فنی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ابرڈین یونیورسٹی UK اور کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ سے گہرے روابط قائم کئے گئے ہیں۔ اِن تمام ضروریات کو عملی شکل دینے کے لئے، آپ نے، محترم سیکرٹری صاحب اور جناب انسپکٹر جنرل صاحب نے جو ذاتی کوششیں کی ہیں ہم ان کے لئے آپ سب کے انتہائی مشکور ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ جو پراجیکٹ ابھی حکومت کی مختلف وزارتوں میں زیر بحث ہیں انہیں بھی جلد از جلد فعال بنا دیا جائے گا۔

ملک میں بنجر زمینوں اور جنگلات کے فروغ کے لئے یہ ادارہ صوبائی محکمہ جنگلات کی خصوصاً اور دیگر محکمہ جات کی عموماً امداد کرتا ہے۔ اس ادارے کا بڑا مقصد جنگلات کی ترقی و ترویج ہے تاکہ لکڑی اور دیگر وابستہ مفادات ایک خاص مقدار میں مسلسل اور مستقلاً حاصل کئے جا سکیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ملک اس وقت لکڑی کی کمی کے بحران سے دوچار ہے۔ موجودہ ضرورت تقریباً سترہ ملین مکعب میٹر لکڑی صرف جلانے کے لئے درکار ہے۔ جبکہ آبادی تقریباً تین فیصد سالانہ کی اوسط سے بڑھ رہی ہے۔ اِن حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں چھ سال بعد تقریباً اٹھائیس اور سن دو ہزار میں یعنی صرف سولہ سال بعد بیالیس ملین مکعب میٹر لکڑی موجودہ معیارِ زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے درکار ہو گی۔ عمارتی لکڑی اور لکڑی کی دیگر مصنوعات کے لئے موجودہ ضرورت دو عشاریہ تین ملین مکعب میٹر سے بڑھ کر اس صدی کے آخر تک دوگنی ہو جائے گی۔ صرف جلانے کی لکڑی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہمیں آئندہ پندرہ سالوں کے اندر تقریباً ایک عشاریہ دو ملین ہیکٹر پر جنگلات اگانا ہوں گے۔ اگر یہ کام ابھی سے نہ شروع کیا گیا تو ہمیں اس مد میں درآمدات جو کہ اب تقریباً تیرہ سو اسی ملین روپے سالانہ ہیں یہ خاطر خواہ اضافی بوجھ ڈالا ہو گا۔ فارسٹ انسٹی ٹیوٹ ان حقائق کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے شجرکاری، درختوں کی نظامت تحفظ، کٹائی اور استعمال کے بہتر اسلوب وضع کرنے کے لئے مختلف نظریوں کو تجربات سے ثابت کر کے لکڑی کی طلب اور رسد میں کمی کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ جناب والا! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی ان چند اہم کامیابیوں

کا مختصراً تذکرہ کیا جائے جو اس ادارہ نے گزشتہ چند سالوں میں حاصل کی ہیں۔

۱۔ کار آمد اور تیز بڑھت درخت لگانے کے لئے سب سے اہم بات اچھا اور صحت مند بیج ہے جو کہ بہترین درختوں سے حاصل کیا گیا ہو۔ اسی پر آئندہ پیداواری صلاحیت بڑھانے کا انحصار ہوتا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ایک ہی قسم کے درخت مختلف علاقوں میں مختلف پیداوار دیتے ہیں اور چند میلوں کا فاصلہ اسی قسم کے درخت سے بعید کار آمد اور گھٹیا قسم کا بیج دیتا ہے۔ تمام وسائل کا جائزہ اور بامقصد استعمال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے مختلف آب و ہوا کے خطوں میں اعلیٰ قسم کے بیج پیدا کرنے والے درختوں، ذخیروں اور علاقوں کا انتخاب کر لیا ہے جس کی وجہ سے یہ ادارہ نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونی دنیا کو بھی اعلیٰ بیجوں کی فراہمی کے لئے مرکزی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ حال ہی میں FAO کے تحت بڑی مقدار میں بیرونی ممالک سے بیجوں کے تبادلہ کا ایک جامع پروگرام شروع کیا گیا ہے اور مختلف اقسام کے بیج دیگر ممالک کو بھیجے گئے ہیں۔ پچھلے سال ہم نے آپ کے احکام کے مطابق چھ ہزار خوش نما پودے سعودی عربیہ کی حکومت کو بطور تحفہ ارسال کئے ہیں۔ یہ انسٹی ٹیوٹ اپنی پوری کوشش کر رہا ہے کہ محکمہ جات جنگلات کے ملازمین کو جو ملک کو سرسبز و شاداب بنانے اور پیداواری صلاحیت کو بڑھانے میں اپنی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں انواع و اقسام کے چنیدہ بیج، پودے اور قلمیں مہیا کی جائیں تاکہ ہر ممکنہ صورت میں لکڑی کے بحران پر قابو پایا جا سکے۔

۲۔ بلوچستان جو ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے ایک بہت اہم درخت جونیپر کی تعداد میں تیزی سے کمی ہونے سے دوچار ہے۔ اس درخت کے بیج سے پیداواری صلاحیت ناکام ہو رہی تھی مگر سات سال کی صبر آزما کوششوں اور محنت سے الحمد اللہ ہم کامیاب ہوئے اور اب ہزاروں پودے جنگل میں لگانے کے لئے دستیاب ہیں اور پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ فارسٹ ریسرچ کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ کسی ایسے درخت کی تلاش کی جائے جو کھیتوں پر آسانی سے اگایا جا سکے اور زرعی فصلوں کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر تحقیق طلب تھا کہ درختوں کی حفاظتی قطاروں کا زرعی فصلوں پر کیا اور کتنا اثر پڑتا ہے۔ اس مد میں جو بھی تجربات کئے گئے ہیں ان کے مثبت نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ درختوں کی کچھ اقسام اگرچہ پیداوار میں ایک طرف فصلوں پر اثر انداز ہوتی ہیں تو دوسری طرف لکڑی کی صورت میں کمی پورا کر دیتی ہیں۔ مگر حقیقتاً اکثر اقسام فصلوں کو سرد اور گرم ہواؤں سے محفوظ کر کے ان کی پیداوار میں اضافہ کر دیتی ہیں۔ بہرحال سندھ، پنجاب اور صوبہ سرحد میں کئے گئے تجربات سے یہ بات واضح ہے کہ ایسے تجرباتی پلاٹس ملحقہ کسانوں کے لئے ترغیب کا سبب بنتے ہیں اور درخت لگانے میں کوئی پس و پیش نہیں کرتا۔

۴۔ بدیسی پاپلر کی افزائش اور کٹائی پر کئے گئے تجربات کی روشنی میں یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ اب پاپلر اپنے فوائد اور افزائش کے باعث سب درختوں پر سبقت لے گیا ہے۔ پشاور اور مردان کے کسان پاپلر کو نہ صرف

ہاتھوں ہاتھ لیتے رہے ہیں بلکہ انہوں نے اپنی نرسریاں بھی قائم کر لی ہیں۔ اس طرح سوشل فارسٹری کے لئے بھی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ محض اس لئے نہیں کہ کسانوں کو پاپلر سے زیادہ محبت ہے بلکہ یہی وہ واحد درخت ہے جو ان کی جملہ ضروریات اور امنگوں کے عین مطابق ہے کیونکہ پانچ سے چھ سال کا پاپلر کھڑے کھڑے سو روپے تک فروخت ہو جاتا ہے۔ روزانہ پاپلر کے پودوں سے لدے ہوئے تقریباً بیس ٹرک دریائے سندھ کو عبور کر کے پنجاب، سندھ اور بلوچستان کی طرف جاتے ہیں اور یہ پودے کلی طور پر کسان اپنے کھیتوں پر اگاتے ہیں۔ پچھلے چند سالوں میں پاپلر کی لکڑی سے ماچس بنانے کے آٹھ کارخانے وجود میں آچکے ہیں۔ دیگر فوائد کے علاوہ پاپلر کی لکڑی سستی اور عام دستیاب ہونے کے باعث افغان مہاجرین اپنے مکان بنانے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہ پاپلر نہ ہوتا تو ہمارے جنگلات پر مزید برا اثر پڑتا کیونکہ مہاجرین کو لکڑی تو بہرحال سپلائی کرنا ہی تھی۔ یہ پہلی ایسی تحقیق ہے جسے کسانوں نے نہایت ہی کم عرصہ میں اپنا کر اپنی دیرینہ خواہش پوری کی اور اپنی زرعی آمدنی میں اضافہ کیا۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر ہم اپنے زمیندار بھائیوں کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو جائیں کہ درخت ان کے سودمند ساتھی ہیں اور مالی مشکلات کا مداوا بھی تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ایندھن اور عمارتی لکڑی کی ضرورت بطریق احسن پوری نہ کر سکیں۔ اگرچہ پاپلر کی فراوانی سے جز وقتی مانگ میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ دیگر نئے استعمال جیسے سٹرنگ، سیکنولڈنگ، پیکنگ اور فرنیچر وغیرہ میں مانگ بڑھ رہی ہے اور اس کی لکڑی کے نئے اور گوناں گوں استعمال پر تحقیق کی جا رہی ہے۔

۵۔ دنیا میں زرعی زمین کی پہلے ہی قلت ہے اور اس پر طرہ یہ کہ ہر سال تقریباً بیس ملین ایکڑ صحرائی بردگی کی نذر ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے تقریباً چھبیس بلین ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ صحرا کے اس نقصان دہ عمل کو روکنے کے لئے درخت اور جھاڑیاں ہی وہ مفید بند ہے جو ریت کو مضبوطی سے عرصہ دراز تک رکھتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کے لئے چارہ اور ایندھن بھی مہیا کرتے ہیں۔ یہ ادارہ ایسے علاقوں میں پانی جمع کرنے کے مختلف طریقوں کے استعمال اور دیسی و بدیسی پودوں کے امتزاج سے ایک مناسب طریقہ وضع کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ کامیاب پودوں میں Acacia victoriae، Acacia Tortilis اور JOJOBA قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ TEEAMA UNDULATA اور PROSOPIS CINERARIA بھی کامیابی کے امکانات سامنے لے کر آئے ہیں جو اب تک سست رو اور افزائش کے لئے ناکارہ سمجھے جاتے تھے۔ اس سے ایک اور حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ اگرچہ بیرونی ممالک کے پودے اگانے کی کوشش کے علاوہ اپنے ملک میں عرصہ دراز سے قدرتی طور پر لگنے والے پودوں پر بھی زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ ان کے مزاج اس ماحول سے صدیوں سے واقف ہیں اور یہ موسم کی شدت کو آسانی سے برداشت کر سکتے ہیں۔ ہمارے یہ تجربات کم بارش والے علاقوں کی شجرکاری کی مہمات کے لئے

نشانِ راہ کا کام دیں گے۔

۶۔ درختوں کی چار اقسام یعنی یوکلپٹس، توت، سمل اور پاپلر کی پانی کی ضرورت کا جائزہ لینے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جتنا پانی ابھی درختوں کی مجوزہ بڑھت کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کی نصف مقدار سے بھی وہی نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مزید برآں ایک تحقیق سے یہ بھی ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اگر یوکلپٹس اور پاپلر کو ۱۰۵ × ۱۰۵ اور ۲ × ۲ میٹر پر لگایا جائے تو علی الترتیب بیس کیوبک میٹر اور پچیس کیوبک میٹر تک سالانہ فی ہیکٹر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے جو کہ صد سالہ پرانے طریقے یعنی ۳ × ۲ میٹر پر ذخیرہ اگانے سے بہت بہتر ہے جس سے ہمیں صرف ۱۰ کیوبک فی ہیکٹر لکڑی حاصل ہوتی ہے۔

۷۔ دنیا بھر میں آج کل درختوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے مصنوعی کھاد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ نرسری اور فیلڈ دونوں ہی جگہوں پر درختوں سے جلد از جلد پیداوار حاصل کرنے کے لئے تجرباتی طور پر کھاد کا استعمال شروع کیا ہے جس کے کچھ مثبت نتائج برآمد ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ چند ایسے درختوں کی افادیت کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ جو زمین میں نائیٹروجن کی مقدار بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ملکی درختوں کے علاوہ غیر ملکی درختوں کو بھی تجربات میں شامل کیا گیا ہے۔

۸۔ ملک کی زبوں حال چراہ گاہوں کی مناسب دیکھ بھال وقت کا اہم تقاضا ہے۔ مختلف چراگاہوں کے لئے مناسب حکمتِ عملی وضع کی جا رہی ہے۔ ایک تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ چیڑھ کے بالائی علاقوں میں نائیٹروجن اور فاسفورس چارہ کی مقدار بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔ اگر نائیٹروجن اور فاسفورس کھاد پچاس کلوگرام فی ہیکٹر استعمال کی جائے تو چارے کی پیداوار دوگنی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بلندی پر واقع چراگاہوں میں جب زیادہ پیداواری اور غذائی بیجوں کی بیجائی کی جائے تو ان کی پیداواری صلاحیت میں آسانی سے پانچ سے دس گنا تک اضافہ کیا جا سکتا۔ CENCHRUS CILIARIS جو کہ ایک بہترین گھاس ہے کو بارانی علاقوں میں کامیابی سے اگایا جا سکتا ہے۔ اس گھاس کے تقریباً بیس سے تیس ہیکٹر رقبہ پر محیط نمائشی پلاٹ لگائے جا چکے ہیں جو آج آپ نے ملاحظہ کئے ہیں۔ یہ رقبہ قریباً دو سو بھیڑوں کے لئے پورے سال کا چارہ مہیا کر سکتا ہے۔

۹۔ مختلف آب و ہوا کی وجہ سے پاکستان میں زراعت کی پیداوار کا دار و مدار نہروں، دریاؤں اور آبی ذخیروں میں مکمل اور مسلسل پانی کی فراہمی پر منحصر ہے۔ یہ پانی شمالی اور شمال مغربی آب گیر علاقوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ملک کے دیگر علاقوں کی طرح شمالی علاقوں میں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف ایندھن اور لکڑی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے درختوں کی کٹائی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے بلکہ ڈھلوانوں پر

کاشت اور چرائی کے عمل میں بھی شدت آتی جا رہی ہے۔ اس کے سبب یہ آب گیر دن بدن رو بہ تنزل ہوتے جا رہے ہیں۔ فارسٹ انسٹی ٹیوٹ میں چند سالوں سے ایسا منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کی مدد سے تعلیم و تربیت کے علاوہ ان آب گیروں کے مکینوں کی زندگی کے معاشی اور معاشرتی محرکات کا سائنسی بنیادوں پر تجزیہ بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کوششیں بار آور ثابت ہوں گی۔ اس سے قبل کے تجربات زمین پر نباتات کے ہونے یا نہ ہونے سے پانی کی مقدار اور مٹی کے بہاؤ کے اثرات پر کیئے گئے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ زمین کو بُردگی سے بچانے کے لئے اور پانی کی مقدار میں تسلسل قائم رکھنے کے لئے نباتاتی غلاف کا ہونا نہایت ہی اہم ہے۔

۱۰۔ لکڑی کی پیداوار میں اضافہ زیادہ سے زیادہ جنگلات لگانے اور فی ہیکٹر پیداوار بڑھانے پر ہی محیط نہیں بلکہ جنگلی پیداوار کی نفع بخش اور محتاط کٹائی، استعمال، نقل و حمل اور تصرف کے ایسے نئے روشن پہلو بھی دریافت کرنا ہیں جن کی مدد سے لکڑی کا آخری ٹکڑا بالطریق احسن استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ ان پہلوؤں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ایسے امکانات کا بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے جن کی مدد سے جنگل کی پیداوار کی نکاسی کے لئے بہتر طریقے وضع کئے جا سکیں اور لکڑی و لکڑی کی پیداوار کو دیر پا بنایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں تجرباتی طور پر جنگل میں معیاری سڑکوں و راستوں کے لئے طریقہ کار وضع کرنا اور ایریل روپ وے کو تشکیل دینا اور پاپلر و یوکلپٹس کو کیمیائی مرکبات سے لیس کر کے پول، کراس آرمز وغیرہ کی صورت میں استعمال جاری ہے۔ علاوہ ازیں اس ادارہ میں کاغذ اور کاغذ کے گودے کو ٹیسٹ کرنے کی ایک تجربہ گاہ بھی قائم کی جا چکی ہے۔ روایتی شیشم کی لکڑی کے علاوہ یوکلپٹس اور پاپلر کا فرنیچر بنانے کا استعمال تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔

۱۱۔ چیڑھ کے درخت سے گندہ بروزہ حاصل کرنے کے نئے طریقہ کی بدولت گندھک کے تیزاب کی مدد سے بروزہ کی مقدار میں نہ صرف فی درخت دو کلوگرام تک سالانہ تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ روایتی طریقہ کار سے درخت جو نچلہ حصّہ بے کار ہو جاتا ہے، اسے بھی بچایا جا سکتا ہے اور اس طرح چیڑھ کے جنگلوں سے لکڑی کی پیداوار میں پانچ سے دس فیصد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ اپنی افادیت کی وجہ سے صوبائی محکموں کی توجہ کا مرکز بنا ہے اور اسے پوری طرح اپنانے کی کوشش جاری ہے۔ اگر یہ طریقہ تمام چیڑھ کے جنگلات میں استعمال ہونے لگے تو گندہ بروزہ کے موجودہ بہاؤ کو مدِّنظر رکھتے ہوئے آمدنی میں قریباً پچیس ملین روپے کا سالانہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ جنگلات کے مناسب انتظام کے لئے اشد ضروری ہے کہ درختوں کی افزائش اور ان کی مختلف عمروں میں پیداواری صلاحیت کا ممکنہ حد تک صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔ اس ادارہ کی ایک تحقیقی برانچ مختلف اقسام کے ملکی و غیر ملکی درخت جو اس خطہ میں اگائے جا سکتے ہیں کے لئے پیداواری جدول (Yield Tables) تیار کئے ہیں اور محکموں

کوارسال کر دیئے ہیں تا کہ پیداواری حدود کا تخمینہ لگانے کے کام آسکیں۔ دیگر کئی اقسام کے لئے مواد اکٹھا کیا جا رہا ہے اسی طرح درختوں کی مناسب سطح پر چھانٹی اور شاخ تراشی کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے کیونکہ اعلیٰ قسم کی لکڑی حاصل کرنے کے لئے نظامتِ جنگلات کا یہ ایک اہم پہلو ہے۔

۱۳۔ بہت سے جنگلی جانوروں اور پرندوں کی تعداد، ان کے رہنے کی جگہ اور خوراک و دیگر طور طریقے معلوم کرنے کے لئے رہنما اصول مرتب کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید علم کے لئے ہمارے ماہرین UK میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کی واپسی پر ایک جامع پروگرام پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

۱۴۔ ادارہ ہذا کی بنیادی علوم کی شاخیں اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کر رہی ہیں۔ ان کے چند پہلو قابلِ ذکر ہیں۔ سیم اور تھور سے ناقابلِ کاشت رقبوں کی بحالی کے لئے ایسے درختوں کی اقسام پر تجربات کئے جا رہے ہیں جو ان آفت زدہ علاقوں میں بہ آسانی اگائے جا سکیں۔ یوکلپٹس اور کچھ دوسری اقسام نے حوصلہ افزا نتائج دیئے ہیں۔ بلوچستان میں جونیپر کے درختوں کو موذی بیماری "نسمہ یا" (MISTLETOE) سے بچانے کے لئے سروے اور مطالعہ کیا گیا ہے اور کنٹرول کے لئے طریقے بھی اپنائے گئے ہیں۔ پاپلر کو تباہ کن کیڑوں سے بچانے کے لئے جو زمین داروں اور فارسٹ آفیسروں دونوں کے لئے خطرہ کا موجب ہیں مختلف طریقوں کا جائزہ لیا گیا ہے نیز حفاظتی تجاویز بھی مرتب کی گئی ہیں۔ اسی طرح کیل (BLUE PINE) کے ایک پت خور کیڑے کو جس نے مری اور آزاد کشمیر کے جنگلات میں وسیع پیمانہ پر تباہی پھیلا دی تھی کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا۔ اب کہوٹہ کے جنگلات میں چیڑھ کے درختوں پر کسی نامعلوم بیماری کے اثرات نمودار ہو رہے ہیں جس کا پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے پاک سرزمین کا نباتاتی نقشہ بھی تیار کر لیا ہے۔

۱۵۔ عام کسان کی آمدنی میں اضافہ کے لئے ریشم سازی جیسی صنعت کے فروغ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں امسال اس ادارہ میں ایک پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا ہے اور چند افسران کو پہلے ہی چین میں تربیت دلائی جا چکی ہے۔ اس پروگرام کے تحت توت کی اقسام، کیڑوں کی پرورش، انڈوں کی پیداوار، کچے ریشم کی ٹیکنالوجی اور بیماریوں سے حفاظت کی تعلیم اور تحقیق اور صوبائی محکموں کے افسران کی تربیت اور فنی مشورے بھی مرحلہ وار دیئے جا سکیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد اس صنعت کے مسائل بھی حل کئے جا سکیں گے اور ملک میں ریشم سازی کو فروغ ملے گا۔

جناب والا! ان تمام تحقیقی نتائج کو پاکستان جرنل آف فارسٹری میں یا پھر ٹیکنیکل نوٹس، معروف کتابچوں

اور رپورٹوں کی شکل میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ اس ادارے کے تحقیقی مقالے باقی دنیا کے رسائل بڑی مسرت کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ اس ادارہ نے اب تک ایک ہزار سے زائد مضامین رپورٹیں اور ٹیکنیکل نوٹس وغیرہ شائع کئے ہیں۔ حال ہی میں FAO نے اس ادارہ کے ریسرچ ورکرز کو کچھ جائزہ رپورٹیں تیار کرنے کو دی ہیں۔ ان تحریروں کو کافی سراہا گیا اور ان کوائف کی بدولت اس ادارے کی اہمیت بین الاقوامی میدان میں سامنے آئی ہے۔

جہاں تک ترقیاتی کاموں کا تعلق ہے انسٹی ٹیوٹ نے پچھلے چند سال میں آٹھ منصوبے شروع کئے ہیں جن پر ایک سو ملین روپے لاگت آئے گی۔ ان میں چند ایک تکمیل کے آخری مراحل میں داخل ہو چکے ہیں۔ پاکستان زرعی کونسل فارسٹری اور اس کے معاون مضامین میں تحقیق کے لئے ہر سال مناسب رقم فراہم کر رہی ہے۔ ان تمام منصوبوں کے نتائج ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

یہ ادارہ پاکستان کے تمام فارسٹ افسران کو شجرکاری اور اس کے بندوبست کے قومی فریضہ کے لئے ماہرانہ رائے فراہم کرتا ہے اور ہم محکموں کے معمولی اشارے پر ان کی خدمت بجا لانے کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہتے ہیں اس کے علاوہ فارسٹ انسٹی ٹیوٹ بہت سے دیگر محکموں مثلاً واپڈا، ریلوے، واہ آرڈیننس فیکٹری، ہیوی مکینیکل کمپلیکس اور مسلح افواج کو لکڑی اور لکڑی کی مصنوعات اور اس کے استعمال کے بارے میں ماہرانہ مشورے دیتا رہتا ہے۔ ان محکموں کے لئے سڑکوں کی تعمیر، لکڑی کاٹنے کے آروں کا استعمال، درختوں کی گرائی، ڈھلائی، کیمیائی مرکبات سے لکڑی کا دیرپا استعمال اور پہچان وغیرہ کے بارے میں سپیشل کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اس شجرکاری کے پلان کے علاوہ ہے جو ملک کے کسی بھی فوجی یا غیر فوجی تنظیم، ادارے، یونیورسٹی، کالج اور سکول کو تیار کر کے دی جاتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کو پچھلے سال دو بین الاقوامی کانفرنسوں کی مہمانداری کے فرائض سرانجام دینے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ ایک OIC کانفرنس جس میں اسلامی ممالک کے نامور فارسٹرز نے شرکت کی اور دوسری "تلور" کے بارے میں جس میں چوٹی کے بین الاقوامی سائنس دان شریک ہوئے۔ اگر تھوڑا سا اور جدید سامان میسر آ جائے تو یہ ادارہ تمام بڑی بڑی بین الاقوامی کانفرنسوں کا انتظام و اہتمام بطریق احسن کر سکتا ہے۔

جدید اور نفع بخش ریسرچ پروگرام کے علاوہ یہ ادارہ جنگلات کی ماہرانہ اور پیشہ وارانہ سطح پر تعلیم و تربیت کے لئے تمام ضروریات کا بھی بندوبست کرتا ہے۔ اگرچہ ہمیں فی الوقت طلباء کی رہائش کے سلسلہ میں دشواریوں کا سامنا ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے اس سال بنگلہ دیش سے برادرانہ تعلقات کی بنا پر ایم ایس سی کورس کے لئے سولہ نشستیں مخصوص کی ہیں حالانکہ اس کے لئے ہمیں اپنی ملکی ضروریات میں خاطر خواہ کمی کرنا پڑی ہے۔

ایم ایس سی کی سطح پر جاری تین کورسز کے علاوہ ایک چار ماہ کا سپیشل کورس جنگلات کے ملازمین کی علمی سطح بلند کرنے کے لئے شروع ہے۔ اس کے علاوہ دورِ حاضر کے جدید تجربات سے روشناس کرانے کے لئے اور اپنے علم کو عالمی معیار پر پرکھنے کے لئے چھوٹے چھوٹے ریفریشر کورسز کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

اس وقت ادارے کے دس سائنسدان بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کیلئے جا چکے ہیں۔ پی ایچ ڈی کی سطح پر بیرونِ ملک تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے ہم نے یہ نئی اختراع کی ہے کہ ایم ایس سی کرنے سے بعد وہ چھ ماہ کے لئے پاکستان آئیں اور اپنے (THESIS) کے لئے پاکستانی متعلقہ مسائل پر مواد اکٹھا کریں اور پھر واپس جا کر پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل و مکمل کریں۔ اس پر باقاعدگی سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اور اس وقت تین سائنسدان ایم ایس سی کر کے واپس آئے ہیں جو نہ صرف اپنا مواد جمع کرتے ہیں بلکہ ضروری لیکچر دے کر اساتذہ کی کمی کو بھی کسی حد تک پورا کر رہے ہیں۔ موجودہ پانچ سالہ پلان میں مزید افراد کو اپنی تعلیمی اور تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے اور مواقع فراہم کئے جائیں گے اور اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں یہ ادارہ بہترین سٹاف سے مزین ہو جائے گا۔ میری استدعا ہے کہ اس تعلیمی ادارے کی موجودگی سے مشرقِ وسطیٰ، مشرقِ بعید اور افریقہ کے ترقی پذیر ممالک کو بھی روشناس کروایا جائے تاکہ وہ اپنے طلباء کو تحصیلِ علم کے لئے پاکستان بھیجیں۔

چونکہ آپ اس ادارے کی ترقی اور بہبود میں ذاتی دلچسپی رکھتے ہیں اور اس کی کارکردگی سے مطمئن بھی ہیں اس لئے آپ کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ایک دفعہ پھر آپ کے گوش گزار کرنے کی جسارت کروں گا کہ یہاں کے ملازمین کے لئے قواعد و ضوابط کو بہتر بنایا جائے کیونکہ ان کی راہیں مسدود ہو چکی ہیں اور وہ اپنے لئے مزید مواقع نہ ہونے کی صورت میں اندرون ملک یا بیرون ملک بہتر ملازمت کی سوچتے ہیں۔ یہاں کی ملازمت کے ڈھانچے کو از سرِ نو ترتیب دینے کیلئے ایک پراجیکٹ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ ذاتی دلچسپی لے کر اس مسئلے کی کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکالیں تاکہ یہاں کے ملازمین پوری دلجمعی اور اطمینانِ قلب کیساتھ اپنا کام سرانجام دے سکیں۔

جناب والا! یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ پاکستان کے فارسٹرز اور ریسرچ ورکرز اپنے قریبی ترقی پذیر ممالک کو ماہرانہ مشورہ دینے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ محکمہ جنگلات کی ملازمت کی شرائط اور تحصیل علم کا منفرد انداز اور پھر بیرونِ ملک پوسٹ گریجوایشن ٹریننگ کی بدولت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج ملک کے نوّے فی صدی فارسٹرز کا تعلیمی معیار قابلِ ستائش ہے۔ لینڈ سکیپنگ اور ماحول کو ساز گار بنانے کے لئے مشرقِ وسطیٰ میں آنے والے بہت سے ماہرین کے مقابلہ میں پاکستانی ماہرین زیادہ بہتر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ضرورت صرف دوست ممالک کو اس امر سے آگاہ کرنے کی ہے کہ ان چیلنجوں کو قبول کرنے کے لئے پاکستان میں ایسے افراد موجود ہیں

جن کے پاس علم بھی ہے اور تجربہ بھی۔

میں اپنے فرض میں کوتاہی کا مرتکب ہوں گا کہ اگر میں اس وقت جنگلات کے صوبائی محکموں اور امداد دینے والے اداروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا نہ کروں کیونکہ ان اداروں کے بروقت تعاون اور امداد کے بغیر ہمارے لئے کسی قسم کی پیش رفت انتہائی مشکل اور دشوار ہوتی۔ الحمد اللہ! جنگلات کے افسران کے ساتھ ہمارے تعلقات مثالی ہیں۔ میں صوبائی سیکرٹریوں اور چیف کنزرویٹرز کا از حد مشکور ہوں کہ ہمیں جب بھی دقت کا سامنا ہوا تو نہ صرف ہماری بھرپور مدد فرمائی بلکہ حوصلہ افزائی سے بھی دریغ نہ کیا۔ ملکی ضروریات اور مسائل کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یہ ایک ایسا احسن عمل ہے جس پر ہم جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ اس عمل پر ہمیں فخر بھی ہے اور شادمانی بھی۔

جناب والا! آج ہمارے طلباء اپنی دو سالہ جاں فشاں تربیت مکمل کرنے کے بعد رخصت ہو رہے ہیں۔ زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہونے والے یہ نوجوان آج کے دن کے لئے بڑی دیر سے منتظر تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی عطا کرے اور نامساعد حالات اور نئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کا عزم و حوصلہ عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

پاکستان پائندہ باد

سالانہ رپورٹ

راجہ بہادر علی خان، ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن ڈویژن

برموقع

۳۶ ویں پاسنگ آؤٹ تقریب، پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم مہمانِ خصوصی!

معزز خواتین و حضرات!

میں بصد افتخار و مسرّت آپ کو اور دیگر مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ جنہوں نے شرکت فرما کر آج کی تقریب کو رونق بخشی ہے۔

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ سے اب تک کل ۳۸۰ طلباء مہتمم جنگلات اور ۷۱۶ طلباء امین جنگلات کا کورس (جو کہ علی الترتیب ایم ایس سی اور بی ایس سی کی سطح کے کورسز ہیں) مکمل کر چکے ہیں۔ اس میں ایک بات قابلِ ذکر یہ ہے کہ بیرونی دوست ممالک کے ۴۵ طلباء بھی آج تک ہمارے اس ادارے میں تربیت حاصل کر چکے ہیں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ دو سال قبل میں نے ۳۴ ویں پاسنگ آؤٹ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایک یونیورسٹی آف فارسٹری بنانے کی تجویز پیش کی تھی تاکہ ملک کے بیشتر غیر آباد رقبے کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے بڑے پیمانے پر جنگلات کی تعلیم دی جا سکے۔ اگرچہ یونیورسٹی آف فارسٹری جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے، ابھی تک نہیں بن سکی۔ مگر صحیح سمت میں کچھ پیش رفت ضرور ہوئی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے جنگلات کی تعلیم کی ترقی کے لئے ۱۴ ملین روپے کی ایک سکیم منظور کی ہے۔ اسی سکیم میں

مزید اساتذہ کی بھرتی، نئے ہاسٹل کی تعمیر، تدریسی ساز و سامان کی خریداری، بسیں اور گاڑیوں وغیرہ کی خریداری شامل ہے۔ اس سکیم پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے بعد طلباء کی تعداد بڑھائی جا سکے گی اور انسٹی ٹیوٹ کو ایک خود مختار ادارہ کی حیثیت دے کر بتدریج ایک یونیورسٹی آف فارسٹری بنانے کے لئے راہ ہموار کی جا سکے گی

بدلتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر نظامتِ جنگلات، قانون اور تدریسی سلیبس میں کچھ ایسی اہم انقلابی تبدیلیاں ناگزیر ہوگئی ہیں جن کا مقصد محض تحفظ جنگلات نہ ہو بلکہ جنگلات کی بھرپور ترقی و افزائش اور ۷۵ فیصد سے زائد غیر آباد رقبہ کو سرسبز و شاداب کرنا ہو تاکہ قوم ایک سبز انقلاب کی طرف گامزن ہو سکے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بڑے پیمانے پر جنگلات کی تربیت کا اہتمام کرنے کے علاوہ جنگلات کے سلیبس میں بھی چند اہم ترامیم تجویز کی گئی ہیں جو کہ گزشتہ سال صوبائی حکومتوں کو بھیجی گئی ہیں جو اُن کے زیرِ غور ہیں۔ ان تجاویز میں چونکہ ملازمت کے ڈھانچے میں کچھ تبدیلیاں لازمی ہیں، اس لئے صوبائی محکموں کے مشوروں کے بعد ہی مزید کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

دو سالہ تربیت کے دوران طلباء کو محض کتابی کیڑے ہی نہیں بنایا جاتا بلکہ مختلف کھیلوں میں باقاعدہ حصہ اور صبح کی پی۔ ٹی۔ اِن کی تعلیم کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہر سال دس کلومیٹر لمبی دوڑ (MARATHAN RACE) ان کو بہرحال دوڑنا ہوتی ہے۔ ٹریننگ کے دوران انہیں کئی کئی کلومیٹر روزانہ پہاڑی اور میدانی علاقوں میں چلنا پڑتا ہے تاکہ جسمانی طور پر وہ اتنے قوی اور مضبوط ہو جائیں کہ جان کوش ملازمت کے دوران وہ ایک سخت جان کارکن کی حیثیت سے اپنا فرض بخوبی انجام دے سکیں۔

گزشتہ دو تین سال سے فارسٹ کالج میں ہمہ وقتی سٹاف کی بے حد کمی کی شکایت تھی۔ سالِ رواں میں صوبہ سرحد سے تین ایم ایس سی لیکچررز کالج میں پڑھانے کی ڈیوٹی پر حاضر ہوئے ہیں جس سے ہماری مشکلات کافی آسان ہو گئی ہیں۔ اِس کے باوجود اِس وقت ہمارے پاس بہ شمول سٹاف منظور شدہ ترقیاتی سکیم تقریباً ایک درجن اساتذہ کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔ فیلڈ آفیسرز کو کوئی مراعات کے بغیر اساتذہ کو ڈیوٹی پر لانے میں بڑی دقت پیش آ رہی ہے۔ اس لئے ہم نے حکومت کو گزشتہ سال تجویز بھیجی تھی کہ فیلڈ آفیسرز کو، جو پڑھانے کے لئے انسٹی ٹیوٹ آ رہے ہیں، وہی ۲۰ فیصد الاؤنس منظور کیا جائے، جو کہ فیلڈ آفیسرز کو ریسرچ کرنے کے لئے انسٹی ٹیوٹ آنے پر دیا جاتا ہے۔ مگر تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ یہ ایک اہم اور قابلِ غور تجویز ہے۔ اس لئے متعلقہ آفیسرز سے استدعا ہے کہ اس اضافی

الاؤنس کی منظوری میں تاخیر نہ کی جائے۔

ہمارے طلباء نے ہر سال کی طرح اس سال بھی وسیع مطالعاتی دورے کئے۔ اس سال کے دوروں کی خصوصیّت یہ ہے کہ ایم ایس سی فارسٹری جونیئر کلاس کو جو کہ ۵۱ طلباء پر مشتمل ہے اور کالج کی تاریخ میں ایم ایس سی کی سب سے بڑی کلاس ہے، تین گروپوں میں تقسیم کر کے دوروں پر بھیجنا پڑا۔ اس کلاس میں ۱۶ طلباء کا ایک گروپ سوشل فارسٹری، ۱۴ طلباء کا دوسرا گروپ فارسٹ انجینئرنگ اینڈ پراڈکٹس میں خصوصی تربیت حاصل کر رہا ہے۔ باقی ماندہ ۲۱ طلباء جنرل فارسٹری پڑھ رہے ہیں۔ اس لئے ہر گروپ کو ان کی مخصوص ضروریات کے مطابق مخصوص علاقوں میں لے جا کر تربیت دینا ضروری ہوا۔ سوشل فارسٹری کے طلباء کے لئے نئی ضروریات کی روشنی میں چند مضامین کو از سرِ نو ترتیب دیا گیا جن پر متعلقہ اساتذہ نے خاص طور پر زور دیا اور تعلیمی وقت کو بڑھائے بغیر ان طلباء کو اس طرح تعلیم دی گئی کہ وہ واپس جا کر عام لوگوں کے تعاون سے پرائیویٹ زمینوں پر شجر کاری کا کام انجام دے سکیں۔ اسی طرح فارسٹ انجینئرنگ اینڈ پراڈکٹس کے طلباء کو پچھلے سال کی طرح چند بالکل نئے مضامین کی تعلیم دی گئی اور جنگلات کی کٹائی اور ڈھلائی کے جدید طریقوں سے روشناس کرایا گیا تاکہ درخت سے زیادہ سے زیادہ لکڑی برآمد کر کے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ لاگنگ انجینئرنگ اینڈ ووڈ یوٹیلائیزیشن کا یہ خصوصی کورس ۱۹۸۱ء میں وزیرِ محترم جناب جنجوعہ صاحب کی ذاتی دلچسپی کے باعث شروع کیا گیا تھا۔ ۱۹۸۳ء میں اس کورس کے ۸ طلباء کا پہلا دستہ پاس آوٹ ہوا، اور آج ۱۴ طلباء اس کورس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کورس میں طلباء کی آمد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کورس کتنا مفید ہے۔ اور صوبائی محکموں کو ایسے تربیت یافتہ افراد کی کتنی ضرورت ہے۔

سالِ رواں میں حسبِ معمول انسٹی ٹیوٹ کے ریسرچ ورکرز نے اپنے مخصوص مضامین پڑھا کر سٹاف کی کمی کو محسوس نہیں ہونے دیا۔ یونیورسٹی آف پشاور کے متعلقہ اداروں نے پاکستان سٹڈیز، سوشیالوجی، پبلک ایڈمنسٹریشن، اپلائیڈ مکینکس اور ہائیڈرالوجی وغیرہ پڑھانے کا بندوبست کیا۔ جن کے لئے ہم ان کا مشکور ہوں۔

انسٹی ٹیوٹ کی واٹرشیڈ ڈویژن نے ایم ایس سی کے ۲۵ طلباء کو واٹرشیڈ مینجمنٹ میں خصوصی تربیت کا اہتمام کیا اور واٹرشیڈ کے بارے میں سیمینار کا اہتمام کر کے اور THESIS لکھنے میں

رہبری کر کے طلباء کی خصوصی تربیت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سوائل سروے آف پاکستان کے ڈائرکٹر اور ڈپٹی ڈائرکٹر لاہور سے ورکنگ پلان کیمپ مری آئے اور طلباء کو فارسٹ سوائل کی خصوصیات سے روشناس کرایا۔ مٹی اور درخت کے تعلق کا عملی تجزیہ کیا جس کو طلباء نے بہت سراہا۔ کیمپ کے دوران جناب عبدالمالک خٹک انسپکٹر جنرل آف فارسٹ بھی تشریف لائے اور طلباء سے خطاب فرمایا اور اپنے ۳۵ سالہ تجربے کی بناء پر طلباء کو مفید نصیحتوں سے نوازا۔ اسی طرح سیکرٹری پنجاب فارسٹ اینڈ وائلڈ لائف نے بھی کیمپ کا معائنہ کیا اور طلباء سے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ تمام مطالعاتی دوروں میں صوبائی محکموں کے آفیسران نے حتیٰ الامکان ہر قسم کی سہولتیں مہیا کیں اور طلباء کو اپنے تجربے سے مستفیض کیا۔ میں ان کی خدمات کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

جامعہ پشاور نے بھی ہر سال کی طرح اس سال بھی بھرپور تعاون کیا۔ اہتمامِ امتحانات اور نتائج کا اعلان بروقت کیا گیا۔ جس کی بدولت آج امتحانات ختم ہونے کے فوراً بعد طلباء کو اسناد کے ساتھ رخصت کر رہے ہیں۔ میں جناب وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی اور ان کے عملے کا بے حد مشکور ہوں۔

آج کی تقریب میں ۲۵ ایم ایس سی اور ۴۰ بی ایس سی کے طلباء کو اسناد دی جا رہی ہیں۔ کالج کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ زیر تربیت طلباء میں ۵۱ ایم ایس سی اور ۳۲ بی ایس سی فارسٹری میں ہیں۔ آئندہ سال کے لئے ۴۶ ایم ایس سی اور ۴۶ بی ایس سی یعنی کل ۹۲ نشستوں کے لئے صوبائی محکموں اور دیگر اداروں کی طرف سے مطالبہ ہے۔ اس میں ۱۶ بنگلہ دیش کے طلباء بھی شامل ہیں۔ مگر ضروری سہولتوں کی شدید کمی کی وجہ سے صرف ۵۲ طلباء کو داخلہ دیا جا سکے گا۔ یہاں یہ امر بھی خوش آئند ہے کہ جنگلات کی تعلیم کی مانگ بڑھ رہی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ نئے ہاسٹل کی تعمیر اور اساتذہ کی بھرتی کے بعد ہم انشاء اللہ بڑھتی ہوئی ملکی اور غیر ملکی ضروریات کو پورا کر سکیں گے۔ مگر پھر بھی دوسرے فنی کالجوں کی طرح عام داخلہ نہیں دے سکیں گے، اس کے لئے کالج کو مزید وسعت دینا ہوگا۔

میں آخر میں کامیاب طلباء کو مبارکباد کے ساتھ الوداع کہتا ہوں۔ تقریباً تمام صوبائی طلباء کو اپنے محکموں کی جانب سے تعیناتی کے احکام مل چکے ہیں اور جاتے ہی ان کو اپنی ذمہ داری سنبھالنا ہے۔ میری طلباء کے لئے یہ نصیحت ہوگی کہ وہ اپنی ذمّہ داری کو قومی فریضہ

سمجھ کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے رزق حلال کمانے کی نیّت سے جو کہ آپ پر واجب ہے میدانِ عمل میں قدم رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوگا اور دین و دنیا کی کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

پاکستان پائندہ باد

ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن کی اس رپورٹ کے بعد مہمانِ خصوصی جناب ایم۔ ایف جنجوعہ نے کامیاب طلباء میں ڈگریاں، تمغے اور انعامات تقسیم کیے اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

M. Sc. FORESTRY MERIT LIST 1984

S No.	Names	Marks	Province/Agency
1.	Maqsood Ahmad	2142	Pak. Agri. Res. Council.
2.	Shah Wazir Khan	2124	N. W. F. P.
3.	Muhammad Naseer Zia Chohan	2099	Punjab.
4.	Muhammad Sultan	2054	N. W. F. P.
5.	Iftikhar Ahmad	2034	Punjab.
6.	Muhammad Ajmal Rahim	2020	Punjab.
7.	Muhammad Mushtaq	2001	N. W. F. P.
8.	Mohd. Bashir Khan	1991	Azad Kashmir.
9.	Saadat Ali Khan	1955	Punjab.
10.	Qazi Abdul Ali	1951	Baluchistan.
11.	Abdus Sattar	1938	Punjab.
12.	Imtiaz Ahmad	1935	Pak. Agri, Res, Council.
13.	Bashir Ahmad	1934	Punjab.
14.	Sanaullah Khan	1928	N. W. F. P.
15.	Muhammad Abdul Basit	1924	Punjab.
16.	Tariq Zia Chughtai	1869	Punjab.
17.	Shahid Pervaiz Khan	1831	Punjab.
18.	Ghulam Murtaza	1806	Pak. Agri. Res. Council.
19.	Shabir Ahmad	1786	Forest Development Corporation, N.W.F.P.
20.	Zafar Ali Khan	1705	Forest Development, Corporation, N.W.F.P.
21.	Altaf Hussain Shah	1685	Punjab.
22	Khawaja Muhammad	1630/1648	Forest Development Corporation, N.W.F.P.
23.	Abdul Raziq Mujahid	1583/1623	Baluchistan
24.	Ghulam Muahmmad	1516/1569	Gilgit.
25.	Sartaj Khan	1496/1553	Forest Development Corporation, N.W.F.P.

B Sc. FORESTRY MERIT LIST 1984

S.No.	Names	Marks	Province/Agency
1.	Abdullah Khan	1955	N. W. F. P.
2.	Sagheer Ahmad	1901	–do–
3.	Suleman Khan	1892	Azad Kashmir
4.	Hashim Khan	1756	N. W. F. P.
5.	Muhammad Riaz	1700	–do–
6.	Sartaj	1683	–do–
7.	Mehboob-ur-Rehman	1680	–do–
8.	Farooq	1661/1673	–do–
9.	Ejaz Qadir	1655	–do–
10.	Zakir Hussain Shah	1652	–do–
11.	Farhatullah	1590	–do–
12.	Muhammad Arif	1584/1618	–do–
13.	Usman Ghani	1510	–do–
14.	Manzoor Maqbool	1496/1550	Azad Kashmir.

ACADEMIC PRIZES M. Sc. FORESTRY

S No	Medals	Names
1.	Dux Medal. First in Class (Gold)	Maqsood Ahmad (PARC).
2.	Dr. R. M. Gorrie's Medal. First in Watershed & Soil Conservation (Silver).	Maqsood Ahmad (PARC).
3.	Institute Medal. First in Subsidiary Subjects (Bronze).	Shah Wazir Khan (N. W. F. P.)
4.	Bolan Medal. First in Working Plan (Silver).	Qazi Abdul Ali (Baluchistan).
5.	Institute Medal. Best Practical Forester.(Gold).	Muhammad Ajmal Rahim (Punjab).

ACADEMIC PRIZES B. Sc. FORESTRY

S.No.	Medals	Names
1.	Institute Medal. First in Class (Gold).	Abdullah Khan (N. W. F. P.)
2.	Institute Medal. First in Forestry Subjects (Silver).	Abdullah Khan (N. W. F. P.)
3.	Institute Medal. First in Subsidiary Subjects (Bronze)	Abdullah Khan (N. W. F. P.)
4.	Dr. R. M. Gorrie's Medal. First in Watershed & Soil Conservation. (Silver)	Sagheer Ahmad (N. W. F. P.)
5.	Institute Medal. First in Silviculture (Silver).	Sagheer Ahmad (N. W. F. P.)
6.	Institute Medal. Best Practical Forester (Gold)	Suleman Khan. (A. K.)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ط

ڈائریکٹر جنرل پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ،

ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن،

کامیاب ہونے والے طلباء!

خواتین وحضرات!

السّلام علیکم!

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں ایک بار پھر شمولیت میرے لئے باعثِ مسرّت ہے یہ ادارہ اعلیٰ معیار اور قابلیت کی فارسٹری، سائینسی افرادی قوت اور اس کے متعلقہ شعبوں کے لئے تیار کرنے کی جو کوششیں کر رہا ہے وہ نہایت خوش کن ہیں ملک کے ہمہ گیر وسائل میں اس شعبہ کی اہمیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

حیاتیاتی وسائل جو انسانی زندگی کی بقا اور ترقی کے لئے اہم ترین ہیں بڑی سرعت سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں اور ان وسائل کی مانگ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اگر زمین موجودہ رفتار سے تنزل پذیر رہی تو مستقبل قریب میں دنیا کی تقریباً ایک تہائی زرعی اراضی اپنی افادیت کھو بیٹھے گی۔ افراد میں بہتات اور کمتر وسائل کی مانگ کے پیشِ نظر جس خطرناک صورت حال کا تصوّر کیا جا سکتا ہے وہ ظاہر ہے آبادی میں اضافے اور پاکستان میں ترقیاتی کاموں کی تیز رفتاری کے باعث ملک کے قدرتی وسائل پر روز بروز دباؤ بڑھتا جا رہا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ ان وسائل کا انتظام اس طرح کیا جائے کہ ان کی تجدید اور ان کی مستقل بنیادوں پر فراہمی کو موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے یقینی بنایا جائے۔

جنگلات اللہ تعالیٰ کا ایک بیش بہا عطیہ ہیں کیونکہ یہ نہ صرف قابل تجدید ہیں بلکہ ان سے بہت قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے جنگلات کی دانشمندی سے حفاظت کی اور جنگلات کی دولت میں باقاعدگی پیدا کی وہی آج ترقی یافتہ ہیں اور یہ بھی محض اتفاق نہیں کہ جن قوموں نے

درختوں کی بے دریغ کٹائی کی وہ بالآخر اپنی خوراک تک کو محتاج ہوگئیں۔ دنیا کے ان گنت علاقے آج درختوں کے معدوم ہونے پر افسوس کرتے ہیں اور ان کی معدومیت پر اپنی ناعاقبت اندیشی پر پچھتا رہے ہیں۔ پھیلتے ہوئے صحرا، ریتلی آندھیاں، ناگہانی سیلاب، زرخیز زمین کا ضیاع اور اس طرح کے دیگر مسائل درختوں سے خالی علاقوں میں ہی ہوتے ہیں۔

جنگلات اور درختوں کے ذخائر جو ہمہ قسم کی اشیاء مہیا کرتے ہیں وہ ترقی یافتہ اقوام اور ترقی پذیر ممالک کے لئے یکساں مفید ہیں۔ پاکستان کے دیہی علاقوں میں ابھی تک پکانے اور گرمائش حاصل کرنے کیلئے توانائی کا بنیادی ذریعہ ہے دیہی لوگوں کا سوکھے پتے، جھاڑیاں اور شاخیں اور گھاس پھوس اکٹھا کرتے ہوئے نظر آنا عام ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ ملک کی کثیر آبادی کی بنیادی ضرورت یعنی لکڑی کا ملک میں کسقدر فقدان ہے اور چونکہ گیس، مٹی کا تیل، کوئلہ اور بجلی وغیرہ تمام دیہاتوں میں مستقبل قریب میں نہیں پہنچے گی اس لئے درختوں کی افزائش ان کی ایندھن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اشد ضروری ہیں۔ مستقبل کی فکر کرتے ہوئے بہت سے ترقی یافتہ ممالک نے جن کے پاس ابھی جنگلات کی دولت وافر ہے درختوں کے مزید ذخیرے لگانے شروع کر دیئے ہیں، پاکستان میں جہاں جنگلات کا رقبہ بہت کم یعنی صرف ۳٫۴ ملین ہیکٹر ہے مصنوعی ذخیرے لگانے کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے کیونکہ درخت ہی توانائی کا قابلِ اعتماد ذریعہ بن سکتے ہیں پورے برِّاعظم ایشیا میں توانائی کی صورتحال بہت مایوس کن ہے تقریباً ۶۰ کروڑ انسان سوختنی لکڑی کی شدید کمیابی کا شکار ہیں اور سوختنی لکڑی کی عدم موجودگی میں وہ گوبر اور زرعی متروکات جلانے پر مجبور ہیں جو کہ زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے اور بہتر بنانے کے کام آسکتے ہیں تمام ایسے ممالک کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ کسی طرح دیہی اور شہری آبادی کو مناسب داموں ایندھن مہیا کرنے کے لئے موجودہ ذخیروں میں خاطر خواہ اضافہ کر دیا جائے اس پیچیدہ مسئلہ کا ایک حل یہ ہے کہ تحقیق و تجربات کے ذریعے ایسی تیز نمو اقسام کا پتہ لگایا جائے جو کھیتوں بنجر زمینوں اور غیر زرعی علاقوں پر لگا کر ان سے نہ صرف سوختنی لکڑی حاصل کی جائے بلکہ جن سے عمارتی لکڑی، پھل، چارہ اور پھلیاں وغیرہ بھی حاصل کی جا سکیں۔ تحقیق کے میدان میں ایک اور اہم مسئلہ کم لاگت پر کامیاب کے طریقوں کو اپنانا ہے جس کے ذریعے اعلےٰ اقسام کے ایسے بیج یا پودوں کی ترویج کی جاسکے جن کی کامیابی زیادہ یقینی ہو۔ اس کے علاوہ درختوں کی ایسی اقسام جن کی قوتِ توانائی زیادہ ہے اور ایسے چولہوں کی بناوٹ جو کم بالن پر زیادہ حرارت دیں پر تحقیق ضروری ہے۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ انسٹی ٹیوٹ میں حاصل کردہ تحقیقی نتائج نے مثبت اثرات مرتب

کرنے شروع کر دیئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ مستقبل کی تحقیق کا رُخ بھی زیادہ سے زیادہ لوگوں کی بھلائی کے لئے اشیاء اور پیداوار مہیا کرنا ہوگا۔

بالائی آب گیر رقبوں پر درختوں کی کٹائی سے زمین بردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور نتیجتاً آبی ذخیروں میں مٹی جمع ہونے اور نشیبی علاقوں میں سیلابوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے وسیع وعریض آب گیر رقبوں پر درخت لگانے کی اشد ضرورت ہے۔ تباہ شدہ آبگیر رقبوں پر درخت لگانے کی اشد ضرورت ہے۔ تباہ شدہ آبگیر رقبوں پر اقتصادی اہمیت کے کثیرا لمقاصد پودے لگانا اور ان کی حفاظت اور نظامت پر بھرپور توجہ دینا جنگلات کی پالیسی اور ہماری تعلیم و تحقیق کا اہم جزو ہیں۔ تحقیق کا ایک اور اہم شعبہ درختوں کی پیداوار کو باقاعدہ، مسلسل اور زیادہ سے زیادہ بنانا اور اسی طرح جھاڑیوں اور گھاس کی افزائش کے لئے معلوم اور نئے طریقوں پر تحقیق ہے تاکہ ویران پہاڑوں کو سرسبز بنایا جاسکے۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ تعلیم و تربیت کے ایک جامع پروگرام کی ابتداء کر دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں آبگیر رقبوں کے ناظمین اور محققین کی ایک منظم جماعت تیار ہو سکے گی۔

ہمارے ملک کا تقریباً ۶۰ فیصد رقبہ خشک یا نیم خشک ہے۔ حیوانی دباؤ اور مختلف زمینی عوامل کے باعث اس علاقہ کے درخت اور جھاڑیاں بھی رفتہ رفتہ متاثر ہو رہے ہیں نتیجتاً ہماری زرعی اراضی کیطرف صحرا کے بڑھنے کا خدشہ ہے۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس ادارے نے کم بارش والے علاقوں کے لئے موزوں پودوں کی نشاندہی کر لی ہے ساتھ ہی ساتھ بلوچستان کے جونیپر کے درختوں کو اُگانے کے طریقوں کی دریافت ایک بہت بڑی کامیابی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی تحقیقی عمل میں قابلِ قبول نتائج حاصل کرنے کے لئے خلوصِ نیت اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے اب تک حاصل کردہ کامیابیوں کے باوجود مجھے اِس اُمید کے اظہار میں بالکل تامل نہیں کہ انسانی پیدا کردہ صحرا اور بیکار زمینوں کی بحالی کا کام تیز تر کر دیا جائے جس کی پیروی میں بامعنی ترقیاتی پروگرام بھی روپذیر ہوں گے

میں ایک مرتبہ پھر اس ادارے اور دیگر کارکنان جنگلات کی توجہ چراگاہوں کی افزائش کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ آج میں نے اس ادارے کی کوششوں کی ایک جھلک دیکھی اور بہت متاثر ہوا مگر یہی کام وسیع رقبہ پر پھیلا دینا چاہیئے تاکہ پُراثر ثابت ہو اور اچھی قسم کے مویشیوں کی افزائش کے لئے سائنسی بنیادوں پر عُمدہ قسم کا مطلوبہ چارہ مہیا کیا جاسکے۔

عوام کی فوری ضروریات اور درختوں کے تحفّظاتی منصوبہ جات اگرچہ کسی حد تک آپس میں متصادم ہیں

لیکن اس کا حل اس بات میں مضمر ہے کہ تمام ممکنہ جگہوں پر تیز نمو درختوں کے بڑے بڑے ذخائر لگائے جائیں۔ یہ بات بھی مساوی طور پر قابلِ تسلیم ہے کہ آجکل ترقی پذیر ممالک میں فارسٹر کو جن مسائل کا سامنا ہے وہ دراصل سماجی اور معاشی نوعیت کے ہیں جن کے لئے بین الشعبہ کوششیں درکار ہیں تاکہ دیہاتیوں کو شجر کاری کی ترغیب ان کی روزمرّہ کی ضروریات کی ہم آہنگ ہو۔

جنگلات کے کثیر المقاصد استعمال کا تصور ترقی یافتہ ممالک میں پوری طرح زیرِ عمل ہے جس کے تحت جنگل کے ایک ہی ٹکڑے سے بیک وقت بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تصور جنگلات کے تحفّظ اور ہمہ گیر ترقی کے لئے منظم رسائی کی صورت میں پروان چڑھا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس ملک کے فارسٹر اس اصول سے بخوبی واقف ہیں اور اپنے تحقیقی پروگرام اور تعلیمی نصاب کو اس اصول کی روشنی میں ترتیب دیں گے تاکہ ہمارے جنگلات سے بھی طرح طرح کے فوائد اور اشیاء حاصل کی جا سکیں۔

درخت لگانا ایک اعلیٰ مقصد ہے اور اس کو صدقہ جاریہ کا درجہ حاصل ہے اس لئے فارسٹری ایک بلند پایہ پیشہ ہے اور خاص طور پر ایک ایسا ذریعہ جس سے غریب دیہاتیوں کا معیارِ زندگی بلند کیا جا سکے اللہ تعالیٰ نے اپنے لامحدود فضل و کرم سے ہمارے ملک کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ ہمارے پاس زمین، پانی، شمسی توانائی اور محنتی لوگ ہیں۔ اگرچہ اس وقت ہمارے پاس زیرِ جنگلات رقبہ بہت تھوڑا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم اپنی مخلصانہ کوششوں سے اپنی قوم کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس رقبے میں نمایاں اضافہ کر سکیں گے۔

میں کامیاب ہونے والے فارسٹ افسروں کو مبارکباد دیتا ہوں اس دو سالہ پُرمحنت تربیت نے آپ کو بے شک اپنی عملی زندگی کی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے پوری طرح تیار کر دیا ہے۔ آپ کا کام صرف یہ نہیں کہ سائنسی بنیادوں پر جنگلات کا انتظام کریں اور جنگلات کی دولت میں اضافہ کریں بلکہ اس سے بھی اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ آپ ملک اور عوام کی مخلصانہ خدمت کریں۔ میں آپ کے اعلیٰ پیشے اور ملازمت میں آپ کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔

پاکستان پائندہ باد

کھیلوں کی سالانہ رپورٹ

سالانہ کھیلوں کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ کھیلوں کے انچارج صفدر علی خان نے مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی
معزز مہمانِ خصوصی جناب وائس چانسلر صاحب۔ ڈائریکٹر جنرل صاحب۔ ڈائریکٹر صاحبان۔ میرے عزیز ساتھیو۔ عزیز طلباء۔ خواتین و حضرات!

میں بصد افتخار و مسرت جناب وائس چانسلر صاحب اور دیگر مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس سادہ سی تقریب میں شرکت کے لئے وقت نکال کر ہماری ہمت افزائی کی۔

آج ۳۶ ویں سالانہ کھیلوں کے مقابلے اختتام پذیر ہوئے۔ چند دنوں بعد کامیاب طلباء عملی زندگی میں قدم رکھیں گے۔ یہ کھیلیں اُن جانے والے طلباء کے لئے الوداعی تقاریب کا ایک حصّہ ہیں۔

پاکستان فارسٹ کالج اپنی نوعیت کا واحد تعلیمی ادارہ ہے جہاں علمی نشوونما کے ساتھ جسمانی نشوونما کا بھی بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ فارسٹرز کو کافی مشقت طلب زندگی گزارنا پڑتی ہے۔ انہیں نہ صرف عملی طور پر بلکہ جسمانی طور پر بھی صحت مند اور چست ہونا چاہیئے اس لئے سب طلباء کے لئے دورانِ تعلیم صبح کی پی ٹی اور شام کی کھیلیں لازمی قرار دی گئی ہیں۔ کھیلوں سے نہ صرف جسمانی درستگی بلکہ بھائی چارے، بردبادی، تنظیم اور برداشت جیسی صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں

اس سال زیرتربیت طلباء کی تعداد زیادہ تھی اس لئے کلاسوں کے درمیان مختلف کھیلوں میں سخت مقابلے ہوئے ہاکی اور فٹ بال کے فائنل مقابلوں کا فیصلہ مقررہ وقت میں نہ ہوسکا۔ فٹ بال دوسرے دن دوبارہ کھیلا گیا جبکہ وقت کی کمی کے باعث ہاکی کا فیصلہ پینلٹی سٹروکس پر کرایا گیا۔ فٹ بال، والی بال اور ہاکی کے مقابلے ایم ایس سی کلاس نے جیتے جبکہ باسکٹ بال کا مقابلہ بی۔ ایس۔ سی کلاس نے جیتا۔ ۱۰ کلومیٹر کی کراس کنٹری دوڑ میں کچھ طلباء ناکام رہے۔ امید ہے کہ اگلے سال بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔

ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن جناب راجہ بہادر علی خان بذاتِ خود ایک بہترین کھلاڑی رہ چکے ہیں۔ انہوں

نے ہر موقع پر رہنمائی کی ہے اُن کی کاوشوں سے کھیلوں کے سامان کی کمی کا مسئلہ حل ہوگیا۔ پچھلے سال کی طرح اِس سال بھی کافی سامان سیالکوٹ سے خریدا گیا۔ طُلباء کی تعداد میں اضافے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے والی بال کے ۲ نئے کورٹس لگائے گئے۔ کرکٹ کی پریکٹس بھی باقاعدگی کے ساتھ ہوئی رہی۔ ٹینس سکھانے کے لئے ایک نیا ٹینس مارکر بھرتی کیا گیا۔

میں ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن جناب راجہ بہادر علی خان اور چوہدری محمد اسمٰعیل کا بہت شکرگزار ہوں کہ اُن کی کوششوں سے سالانہ کھیل خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوئے۔

آخر میں میں مہمانِ خصوصی جناب وائس چانسلر حاجی عبدالمنان خان صاحب ایگریکلچر یونیورسٹی۔ ڈائریکٹر جنرل صاحب اور دیگر مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اِس تقریب میں شرکت فرما کر ہماری اور طلباؑ کی حوصلہ افزائی کی۔

رپورٹ کے بعد مہمانِ خصوصی جناب حاجی عبدالمنان صاحب نے جیتنے والے طلباء اور دیگر کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

36TH ANNUAL SPORTS PRIZE LIST

Game Item	Winner	Runners up
Tennis Single	1. Naseer Zia	1. Masood Pervez
Tennis Double	1. Ajmal Rahim	1. Masood Pervez
	2. Naseer Zia	2. Mian Riaz
Badminton Single	1. Tariq Zia	1. A. Basit
Badminton Double	1. Naseer Zia	1. Tariq Zia
	2. A. Basit	2. Ajmal Rahim
Captain Football	1. Maqsood Ahmad M. Sc.	
Captain Hockey	1. Ajmal Rahim M. Sc.	
Captain Volley Ball.	1. Naseer Zia M. Sc.	
Captain Basket Ball.	1. Hashim Khan B. Sc.	
Table Tennis Single	1. Irfan	1. Iftikhar Ahmad
Table Tennis Double	1. Ejaz Ahmad	1. Iftikhar Ahmad
	2. Inamullah	2. Mushtaq.
Carrom Single	1. Faisal Haroon	1. Kh. Mumtaz
Carrom Double	1. Faisal Haroon	1. Qazi Abdul Ali
	2. Kh. Mumtaz	2. Mushtaq
Chess	1. Tariq Zia	1. Shafqat
Drought	1. Iftikhar Ahmad	1. Riaz
10 K.M. Cross Country Race	1. Hashim Khan B. Sc.	
100 meters race	1. Kh. Mumtaz	1. Manzoor
200 meters race	1. Kh. Mumtaz	1. Farooq
400 meters race	1. M. Farooq	1. Khizar Hayat
800 meters race	1. M. Javaid	1. Kh. Mumtaz
100 x 4 meters Relay race	1. Basit	1. Hashim
	2. Naseer	2. Manzoor
	3. Saadat	3. Farhat
	4. Imtiaz	4. Maqsood
400 m. Obstacle race	1. Hashim Khan	1. Saadat Ali Khan
High Jump	1. Kh. Mumtaz	1. Riaz
Long Jump	1. Ejaz	1. Kh. Mumtaz

Game Item	Winner	Runners up
Javelian Throw	1. Mohammad Yaqoob	1. Siddique Doggar
Shot put	1. Mushtaq	1. Siddique Doggar
Discus throw	1. Sartaj Khan 2. Farhat	1. M. Arshad 2. Liaqat
Wheel barrow race	1. Imtiaz 2. Saadat	1. Arshad 1. Siddique Doggar
One legged race	1. Hashim Khan	1. Khurshid
Best Athelete	1. Kh. Mumtaz	
Officers Handicap race	1. Raja Bahadur Ali Khan	1. Ch. M. Ismail
Musical chairs	1. Raja Bahadur Ali Khan	
Tug of War M.Sc. Vs B.Sc.	1. Ashfaq Ahmad M.Sc.	
Tug of War Officers Vs. Students	1. Mahmood Iqbal Sheikh (Director General)	
Umpirs	1. Raja Mohammad Zarif 2. Afzaal Ahmad	
Staff Race	1. Allah Bux	1. Ghulam Mohammad
Best Sport Secretary	1. Ajmal Rahim	
Children Race (Boys below 6 years)	1. Jafar Khan	1. Shoib
Children Race (Boys 6 to 10 years)	1. Shahidullah	1. Nasir
Children Race (Girls below 6 years)	Yasmin D/o Amir Nawaz	1. Musarat D/O S.H. Bangash
Children Race (Girls 6 to 10 years)	1. Musarat Jabin D/O S. H. Bangash	1. Shazia Naveed D/O Mukaram Shah

SPORTS PRIZES

	Captain
Marathan	Hashim Khan
Football	Maqsood Ahmad
Hockey	Ajmal Rahim
Volleyball	Naseer Zia
Basket Ball	Hashim Khan